سوال

(16) نماز فجر کے بعد فوت شدہ سنت کی قضا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں فوت ہوجائیں تو کیا وہ نماز فجر کے بعد ادا کرسکتا ہے؟ صحیح دلیل سے ہماری راہنمائی فرمائیں۔ (ذوالفقار، سرگودھا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی آدمی کی فجر کی سنتیں کسی سبب کی بنا پر فوت ہوجائیں یعنی وہ انہیں وقت پر ادا نہ کرسکے تو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد پڑھ سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریری سنت سے یہ بات واضح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث وسنن تین اقسام پر مشتمل ہیں۔ 1۔ قول۔ 2۔ تقریر۔ تقریر کا مفہوم یہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی عمل سرانجام دیا گیا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منع نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا ہے وگرنہ غلط کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برقرار نہیں رکھ سکتے۔ صحابی رسول قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

"صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن رکع رکعتی الفجر، فلما سلّم رسولُ اللہ - صلّی اللہ علیہ وسلّم - سلّم معہ، ثم قام فرکع رکعتی الفجر، ورسولُ اللہ - صلّی اللہ علیہ وسلّم - ینظُر إلیہ، فلم ینکر ذلک علیہ؛"

(موارد الظمان (624) صحیح ابن خزیمہ باب الرخصة فی ان یصلی رکعتی الفجر بعد صلاۃ الصبح وقبل طلوع الشمس اذا فاتتا قبل صلاۃ الصبح(1116)(2/164) المستدرک 1/274،275 سنن دار قطنی 1/372 بیہقی 2/483 المحلی لابن حزم 3/112،113 نیل المقصود(1268)

"انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر تو انہوں نے کھڑے ہو کر فجر کی دو سنت ادا کیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انکار نہیں کیا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کی فجر کی سنت فوت ہوجائیں تو وہ نماز فجر کے بعد انہیں ادا کرسکتا ہے۔

علامہ ابو الحسن سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"یدل علی الاذن فی الرکعتین بعد صلاۃ الفجر لمن فاتتہما قبل ذلک"

(حاشیہ سندھی علی ابن ماجہ 1/352)

"یہ حدیث جس آدمی کی فجر سے پہلے دو رکعت فوت ہوجائیں اسے فجر کی نماز کے بعد ادا کرنے کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔"

علامہ عبیداللہ رحمانی مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"قال ابن الملک: سکوتہ یدل علی قضاء سنۃ الصبح بعد فرضہ لمن لم یصلھا قبلہ، وبہ قال الشافعی" (مرعاۃ المفاتیح 3/465)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر خاموش رہنا دلالت کرتا ہے کہ صبح کی سنت فرض ادا کرلینے کے بعد اس آدمی کےلیے قضا کرنا جائز ہے جس نے یہ سنت فرض سے پہلے ادا نہیں کی۔ اور یہی قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔"

شیخ حسین بن محمود الزیدانی نے مشکاۃ کے حاشیہ المفاتیح میں، شیخ علی بن صلاح الدین نے منہل الینا بیع شرح المصابیح میں اور علامہ زینی نے شرح المصابیح میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو (مرعاۃ المفاتیح 3/465)

ہمارے حنفی بھائیوں کا کہنا ہے کہ فرض کی ادائیگی کے بعد طلوع شمس تک سنت ادا نہیں کرسکتا اور اس کی دلیل ترمذی 2/287(423) سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من لم یصل رکعتی الفجر، فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس"

"جس نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں طلوع شمس کے بعد پڑھے۔"

اولاً: یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں قتادہ بن دعامہ السدوسی مدلس راوی ہیں اور یہ روایت معنعن ہے جس کی بنا پر ضعیف ہے۔

ثانیاً: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کے حنفی حضرات مقلد ہیں، کے نزدیک اگر سنت فجر رہ جائیں تو نہ فرضوں کے بعد ادا کرے اور نہ ہی سورج نکلنے کے بعد۔ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے:

"واذا فاتتہ رکعتا الفجر لا یقضیھما قبل طلوع الشمس لانہ یبقی نفلا مطلقا وھو مکروہ بعد الصبح ولا بعد ارتفاعھا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف"

(ہدایہ 1/72 طبع بیروت باب ادراک الفریضۃ)

"اور جب آدمی سے فجر کی دو رکعت فوت ہوجائیں تو انہیں سورج نکلنے سے پہلے قضا نہ کرے۔ اس لیے کہ اب وہ مطلق نفل ہیں اور صبح کی نماز کے بعد نفل ادا کرنا مطلق طور پر مکروہ ہیں اور نہ ہی انہیں سورج نکلنے کے بعد ادا کرے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک۔"

صاحب ہدایہ کی توضیح سے معلوم ہوا کہ فقہ حنفی میں شیخین کے نزدیک جس کی صبح کی سنت رہ جائیں نہ وہ صبح کی نماز کے بعد ادا کرے اور نہ ہی سورج نکلنے کے بعد یعنی ان کا موقف صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے اور ضعیف حدیث کے بھی کیونکہ صحیح حدیث کی رو سے فجر کی فوت شدہ سنت نماز فجر ادا کرنے کے بعد قضاء کی جاسکتی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ اور جن احادیث میں مطلق طور پر نماز فجر کے بعد نماز کی ممانعت ہے ان میں سے یہ دو رکعت صحیح حدیث کی رو سے مقید ہیں۔ لہذا ان کی ادائیگی میں کوئی کراہت نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد2۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ نمبر 147

محدث فتویٰ